



سوال

(187) مرزائیوں کا اسلام علیکم کہنا یا اسلام کا جواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرزائیوں کا اسلام علیکم کہنا یا اسلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟ مرزائیوں کے گھر ماتم رپرسی کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جب کہ وہ ہارے گھروں میں ماتم رپرسی کو لینے آئے ہیں۔ مرزائی اگر دعوت ولیمہ کے واسطے کہے تو قبول کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر مرزائی ہماری مسجد کی تعمیر میں کچھ رقم بنطور چندہ دلوے جہاں وہ خود بھی نماز پڑھتا ہے۔ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس میں شک نہیں کہ مرزائی گروہ اسلام سے بالکل آگ ہے؛ ان کے روش سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے اقوال وافعال کو سند مانتے ہیں۔ بلکہ احادیث سے بھی مقدم سمجھتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ حکم عدل تھے۔ ان کا فیصلہ ہر بار میں فیصلہ ہے۔ اس لئے ایسے گروہ کے ساتھ کوئی معاملہ بحیثیت مسلمان کے نہیں کرنا چاہیے۔۔ تعزیرت کرنا۔ دعوت شادی قبول کرنا۔ رسمی سلام کرنا۔ مسجد میں چندہ لینا یہ مخصوص قوم مسلم سے نہیں ہیں۔ کیونکہ غیر مسلموں سے بھی یہ برتاؤ کرنا جائز ہیں۔ جیسے آپ ﷺ یہود و نصاریٰ سے برتاؤ کرتے تھے۔ (13 ستمبر 4019ء)

بیان امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد

عرصہ ہوامی نے مرزا صاحب کا نوشتہ ”برابین احمدیہ“ میں پڑھا تھا کہ

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۚ ۚ۳ سورة التوبة

پر حضرت عیسیٰ دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے۔ تو سب ادیان پر اسلام کو غلبہ ہوگا۔ میں بلہ بہت سے مسلمان مرزا صاحب کی اس تحقیق کے مطابق حضرت عیسیٰ کی آمد کے منتظر رہے۔ جب ہماری آنکھیں ہتھرا گئیں۔ تو خداوند کر کے قادیان سے آواز آئی کہ جس عیسیٰ موعود کے تم منتظر تھے وہ میں ہوں۔ تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلا

خواسیم آنچہ ما فرزند آبد آب از جوعے رفتہ بار آمد

اسی لئے ہم اس سیاسی غلطی کے منتظر رہے۔ جو بنام مرزا صاحب سے نے ”برابین احمدیہ“ کے ص 498 پر مسیح موعود لکھا تھا۔ ہم بہت خوش تھے کہ اب مسلمانوں کو ایک ایسا روحانی



لیڈر مل گیا جو ان کو اسلام کے پہلے عروج پر بلکہ اس سے بھی اوپر پہنچانے گا۔ مگر واقعات نے ثابت کر دیا کہ

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال اب آرزو یہ ہے کہ کوئی آرزو نہ ہو۔

آہ، ماری بد نصیبی اور رسیہ بختی کی کوئی حد نہیں رہی جب کہ ہم نے اس مسیح موعود کو یہ کہتے سنا۔ جو ہم کو غیروں کی غلامی سے آزاد کرانے اور دین اسلام کو ہام عروج پر پہنچانے کو آیا تھا۔ اس کی قلم کے الفاظ لکھے جب بھی ہم نے پڑھے۔ کہ "انگریزوں کی حکومت کو اولی الامر منکم کی حکومت سمجھو۔ (رسالہ ضرورت امام)

ساتھ ہی اس کے یہ امر ہماری حیرت میں اضافہ کرنے کو کافی سے زیادہ ثابت ہوا جب ہم نے ان کی تحریروں میں یہ بھی پڑھا کہ انگریزی قوم یا جوج ماجوج ہے۔ (حماۃ البشری) ہم حیران ہوئے کہ الہی یہ دو مقدمات کسے صحیح ہیں۔

1- انگریز یا جوج ماجوج میں۔ 2- انگریز ہمارے ولی الامر منکم ہیں۔

ان دونوں مقدمات میں کا نتیجہ منطقی اصول سے تو یہی برآمد ہوتا ہے۔ کہ "ہم مرزا صاحب کو ماننے والے) یا جوج ماجوج ہیں۔ واللہ یہ نتیجہ سمجھ کر ہمارے دل کا نپ لٹھے کہ الہی یہ کیا ماجرا ہے؟ وہ عیسیٰ مسیح موعود جو مسلمانوں کے سیاسی غلبہ اور سینی ترقی کے لے آئے تھے۔ انہوں نے آج اپنے اتباع کو یا جوج ماجوج کے ماتحت بستے کا بلکہ ان کو اپنے میں سے جلنے کا حکم دیتے ہیں۔ للجب

اس کے علاوہ ہم نے دنیا کے واقعات پر غور کیا و ناقابل تردید صداقت یہ پائی کہ حضرت مرزا صاحب کے پیدا ہونے اور دعویٰ مسیحیت کرنے سے پہلے مسلمانوں کی سیاسی حالت جو تھی وہ آج سے بہت چھٹی تھی۔ دنیا کے بہت سے ملکوں میں ان کو آزاد حکومتیں تھیں۔ ان کو سیاسی اعزاز حاصل تھا۔ مگر جو نبی اس مسیح موعود نے ظہور فرمایا وہ سیاسی کیفیت تبدیل ہونے لگے۔ یہاں تک کہ یہ منہوس آواز بھی ہم نے سنی کہ قسطنطنیہ پر غیر مسلم کا قبضہ ہو گیا۔ جو بہادر جوان مرد کی ہمت سے اٹھ گیا۔ لہذا اللہ

یہ تو ہوئی مسلمانوں کی سیاسی کیفیت اس کے علاوہ مزہبی کیفیت میں بھی اسلام کچھ ترقی و نہ کرسکا۔ نہ مسلمانوں کی مردم شمار یوں میں نمایاں ترقی ہوئی۔ نہ اقتصادی امور میں کچھ کامیا ہوئے بلکہ جس مذہب عیسائیت کو مٹانے کے لئے (فرضی) حضرت مسیح موعود تشریف لائے تھے اس کی دن دو گنی اور رات چو گنی ترقی ہوئی دور نہ جائیں اور کبوتر کی طرح ہم آنکھیں نہ بند کریں تو ہم کو مسیح موعود حضرت مرزا صاحب کے اپنے ملک میں نظر آتا ہے۔ کہ ان کے دعوے سے پہلے عیسائی چند نفوس تھے مگر آج صرف پنجاب میں نصف کروڑ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

یہ ہیں واقعات جو ہم کو حضرت مرزا صاحب کے مذہبی اور ملکی رہنما بنانے میں مانع ہیں۔ اور بے ساختہ ہمارے قلم سے یہ شعر نکل رہے ہیں۔

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو۔ جب جانیں کے درد دل عاشق کی دوا ہو۔

هذا عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 375



محدث فتویٰ